پنجاب شفافیت وحقِ معلومات کا قانون 2013

(XXV of 2013)

PUNJAB TRANSPARENCY & RIGHT TO INFORMATION ACT 2013

اردو ترجمہ

احمد نعیم ملک

(ایگزیکٹوڈائریکٹر)

پنجاب انفارمیشن کمیشن

C-I-68، ماڈل ٹاؤن لاہور

CAUTION

No part or whole of this draft is allowed to reprint or use in a any form without prior permission of the Author

پنجاب کا شفافیّت و معلومات تک رسائی کا قانون مجریہ 2013ء

(XXV of 2013)

فہرست موضوعات/دفعات

(1) مختصر عنوان، دائرہ کار اور اجراء

(2) تعریفات

(3) معلومات تک رسائی

(4) ازخود افشاء

(5) پنجاب انفارمیشن کمیشن

(6) کمیشن کے فرائض

(7) پبلک انفارمیشن آفیسر کا تقرر

(8) قابلِ افشاء معلومات کی درجہ بندی

(9) سرکاری اداروں کی سالانہ رپورٹ

(10) درخواست کا طریقہ کار

(11) درخواست کی دوسرے ادارے کو منتقلی

(12) محکمانہ نظر ثانی

(13) استثناء

(14) فنڈز کا تعین

(15) پبلک انفارمیشن آفیسر کے لئے سزا

(16) قابلِ سزا جرم

(17) جرم کی تشریح

(18) مانع داری دعویٰ (Bar of Suits etc)

(19) قواعد بنانے کا اختیار

(20) ضوابط بنانے کا اختیار

(21) رکاوٹیں دور کرنے کا اختیار

(22) تشریح

(23) تلافی تاوان یا نقصان کی ضمانت (Indemnity)

(24) دیگر قوانین پر برتری (Precedence)

(25) منسوخی (Repael)

پنجاب کا شفافیت و معلومات تک رسائی کا قانون مجریہ 2013ء*

(Act XXV of 2013)

[16دسمبر 2013ء]

یہ قانون پنجاب میں شفافیت اور معلومات تک رسائی بہم پہنچانے کے لئے وضع کیا گیا ہے

ابتدائیہ

پنجاب میں شہریوں کو سرکاری معلومات تک بہتر رسائی فراہم کرنے، حکومت کو زیادہ جواب دہ بنانے، سرکاری اہمیت کے تمام امور تک عوام کی رسائی کے بنیادی حق کے تحفظ اور اس نوع کے دیگر امور کے لئے یہ قانون نافذ کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

1۔ مختصر عنوان، دائرہ کار اور اجراء

(1)۔ اس قانون کو "پنجاب کا شفافیت و معلومات تک رسائی کا قانون مجریہ 2013ء" کہا جائے گا۔

(2)۔ اس کا دائرہ کار پورے پنجاب تک محیط ہوگا۔

(3)۔ یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

2۔ تعریفات

اس قانون میں:

(ا) **"درخواست دہندہ"** سے مراد پاکستان کا کوئی بھی شہری یا پاکستان میں قانونی طور پر رجسٹرڈ فرد ہے جو اس قانون کے تحت معلومات تک رسائی کا متمنی ہو۔ اس سے مراد درخواست دہندہ کا مجاز نمائندہ بھی شامل ہے۔

(ب) **"کمیشن"** سے مراد اس قانون کے تحت قائم کیا گیا "پنجاب انفارمیشن کمیشن" ہے۔

(ج) **"کمشنر"** سے مراد "انفارمیشن کمشنر" بشمول "چیف انفارمیشن کمشنر" ہے۔

(د) **"شکایت"** سے مراد کسی درخواست دہندہ کی جانب سے کمیشن کو درج ذیل ایک یا ایک سے زیادہ امور سے متعلق تحریری طور پر شکایت کرنا ہے:

(i) معلومات تک رسائی سے غیر قانونی طور پر انکار

(ii) مقررہ مدت میں مطلوبہ معلومات کی عدم فراہمی

(iii) کسی شہری کی درخواست کی وصولی یا اس پر عملدرآمد سے انکار

(iv) غلط، گمراہ کن یا نامکمل معلومات کی فراہمی

(v) معلومات کی فراہمی کے لئے مقررہ شرح سے زائد فیس کی وصولی

(vi) مطلوبہ افشاء کی بجائے معلومات کو دانستہ طور پر ختم کر دینا

(vii) کسی سرکاری ادارے کی جانب سے معلومات کے از خود افشاء میں ناکامی

(viii) کسی بھی سرکاری ادارے کی جانب سے اس قانون کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی

* یہ قانون پنجاب اسمبلی نے 12 دسمبر 2013 کو منظور کیا، گورنر پنجاب نے 14 دسمبر 2013 کو اس کی منظوری دی اور 16 دسمبر 2013 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) کے صفحہ نمبر 08-1801 پر شائع کیا گیا۔

(ر) **"حکومت"** سے مراد حکومتِ پنجاب ہے۔

(س) **"انفارمیشن یا معلومات"** سے مراد کسی سرکاری ادارے یا دفتر میں موجود کوئی بھی معلومات مثلاً یادداشت، کتاب، ڈیزائن، نقشہ، اقرارنامہ، خاکہ، پمفلٹ، بروشر، حکمنامہ، نوٹیفکیشن، دستاویز، منصوبہ، مراسلہ، رپورٹ، حسابی گوشوارہ، تجویز، تصویر، صوتی یا متحرک فلم، ڈرائنگ، برقی طریقہ کار سے تیار کردہ کوئی بھی آلہ، مشین ریڈ ایبل دستاویز یا اپنی طبعی ساخت اور خصوصیات سے قطعِ نظر کوئی اور دستاویزی مواد ہے۔

(ص) **"مقرر کرنا یا حکم دینا"** سے مراد قانون کے قواعد وضوابط کی روشنی میں مقرر کرنا ہے۔

(ط) **"سرکاری ادارے"** سے حسبِ ذیل مراد ہے؛

(i) کوئی بھی سرکاری محکمہ، منسلک محکمہ، خودمختار یا نیم خودمختار سرکاری ادارہ، حکومتی کمپنی یا کوئی بھی خصوصی ادارہ۔

(ii) مقامی حکومت کا کوئی ادارہ جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 (XVIII of 2013) یا کسی دیگر مروجہ قانون کے تحت قائم ہوا ہو۔

(iii) حکومتِ پنجاب کا سیکریٹریٹ۔

(iv) کوئی بھی عدالت، ٹریبونل، دفتر، بورڈ، کمیشن، کونسل یا حکومت کے فنڈز سے قائم کی گئی دیگر باڈی۔

(v) صوبائی اسمبلی پنجاب۔

(vi) صوبائی قانون کے تحت قائم کیا گیا کوئی بھی قانون ساز یا آئینی ادارہ۔

(vii) کوئی بھی غیر سرکاری تنظیم (این جی او) جو حکومت یا مقامی حکومت سے مالی معاونت حاصل کرتی ہو۔

(ع) **"پبلک انفارمیشن آفیسر"** سے مراد اس قانون کی دفعہ 7 کے تحت مقرر کیا گیا پبلک انفارمیشن آفیسر ہے، اور

(ف) **"معلومات تک رسائی کے حق"** سے مراد اس قانون کے تحت تفویض کردہ معلومات تک رسائی کا حق ہے جس میں شامل ہے؛

(i) کسی بھی دستاویز یا کام کا معائنہ

(ii) کسی بھی دستاویز کے نوٹس، اجزاء، یا اس کی تصدیق شدہ کاپی کا حصول

(iii) کسی بھی مواد کے تصدیق شدہ نمونے کا حصول

(iv) کسی بھی طرح کی معلومات کی کاپی الیکٹرانک شکل میں حاصل کرنا

3۔ معلومات تک رسائی

اس قانون کی دفعات کے تحت کوئی بھی درخواست دہندہ مقررہ طریقے سے معلومات تک رسائی کے قانون کو استعمال کر سکتا ہے۔

4۔ معلومات کا ازخود افشاء

اس قانون کی دفعات کے تحت ہر سرکاری ادارہ درج ذیل معلومات کا ازخود افشاء کرنے کا پابند ہوگا؛

(ا) ادارے کے کوائف، افعال اور فرائض۔

(ب) اس کے ملازمین کے اختیارات اور فرائض۔

(ج) فرائض کی انجام دہی کا طریق کار اور معیار۔

(د) ادارے یا دفتر کے فرائض سے متعلقہ آئین، قواعد وضوابط، نوٹیفکیشن، سرکلرز اور دیگر قانونی دستاویزات۔

(ر) ادارے کے پاس عوام کے لئے دستیاب معلومات کی اقسام کی فہرست۔

(س) ادارے کی فیصلہ سازی کے عمل اور اس میں عوام کی شرکت کے مواقع کی تفصیل۔

(ص) ادارے کے افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں، اعزازیہ اور دیگر مراعات کی تفصیل پر مبنی ڈائریکٹری۔

(ط) ادارے کا بجٹ بشمول تمام مجوزہ و حقیقی اخراجات کی تفصیل۔

(ع) اگر ادارے کی جانب سے کسی قسم کی سب سڈی دی جارہی ہے تو اس کی رقم اور مستفید ہونے والے افراد کی تفصیل۔

(ف) ادارے کی جانب سے جاری شدہ رعایات، پرمٹ یا اجازت ناموں کی تفصیل۔

(ق) معلومات کے حصول کے لئے ادارے کی جانب سے فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل۔

(ک) متعلقہ پبلک انفارمیشن آفیسر کا نام، عہدہ اور دیگر ضروری کوائف۔

(ل) دیگر معلومات جن کا اندراج حکومت سرکاری گزٹ میں کرے گی۔

5۔ پنجاب انفارمیشن کمیشن

(1)۔ صوبائی حکومت **"پنجاب انفارمیشن کمیشن"** کے نام سے ایک کمیشن قائم کرے گی۔

(2)۔ یہ کمیشن زیادہ سے زیادہ تین **انفارمیشن کمشنروں** پر مشتمل ہوگا جن کی تقرری کے لئے حسبِ ذیل افراد اہل ہوں گے؛

(ا) ایسا فرد جو ہائی کورٹ کا جج رہ چکا ہو یا بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(ب) ایسا فرد جو پاکستان کی سول سروس میں اکیس (21) یا اس کے مساوی درجے میں ملازم ہو یا اس کا اہل ہو۔

(ج) سول سوسائٹی میں سے ایسا فرد جو 16 سالہ تعلیم کے ساتھ منظور شدہ ادارے سے ڈگری رکھتا ہو اور ابلاغ عامہ، تعلیم یا معلومات تک رسائی کے میدان میں کم از کم پندرہ سالہ تجربہ کا حامل ہو۔

(3)۔ حکومت طے شدہ یا مستقبل میں طے ہونے والی شرائط کے تحت کمشنروں کا تقرر کرے گی۔

(4)۔ حکومت ان میں سے ایک کو چیف انفارمیشن کمشنر کے طور پر نامزد کرے گی جو کمیشن کے چیف ایگزیکٹو کے طور پر کام کرے گا۔

(5)۔ تاریخِ تقرری کے روز پینسٹھ (65) سال یا اس سے زائد عمر کا فرد کمشنر بننے کا اہل نہیں ہوگا۔

(6)۔ ہر کمشنر تین سال کی ناقابلِ تجدید مدت کے لئے صرف ایک بار مقرر ہو سکے گا۔

(7)۔ کوئی کمشنر اس دوران دیگر منافع بخش سرکاری دفتر یا عہدہ سنبھالنے کا اہل نہیں ہوگا۔ نہ ہی وہ کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھے گا اور نہ ہی اپنے آپ کو کسی اور کاروبار یا پیشے سے وابستہ کرے گا۔

(8)۔ ذیلی دفعہ نمبر 9، 10 یا 11 کے تحت مس کنڈکٹ یا جسمانی یا ذہنی معذوری کی صورت میں کسی بھی کمشنر کو برطرف کیا جا سکے گا۔

(9)۔ برطرفی سے پہلے حکومت اس کمشنر کو برطرفی کی وجوہات بتانے کی پابند ہوگی جبکہ متعلقہ کمشنر کو اپنی وضاحت پیش کرنے کا موقع دینا بھی ضروری ہوگا۔

(10)۔ اگر حکومت مذکورہ بالا کمشنر کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوگی تو وہ اس کا معاملہ صوبائی اسمبلی کو بھیجے گی۔ پنجاب اسمبلی ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دیکر معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے گی۔

(11)۔ اگر یہ کمیٹی مذکورہ کمشنر پر ذیلی دفعہ نمبر 8 کے تحت عائد کردہ الزامات کو درست پائے گی تو کمشنر کو برطرف کر دے گی۔

(12)۔ اگر صوبائی اسمبلی تحلیل ہو اور ذیلی دفعہ نمبر 8 کی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو سپیکر پنجاب اسمبلی اس مقصد کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دے سکتے ہیں جو اسمبلی کے آئندہ انتخابات تک فرائض سرانجام دے سکتی ہے۔

6۔ کمیشن کے فرائض

(1)۔ کمیشن کو اختیار حاصل ہوگا کہ:

(ا) وہ خود یا کسی کی شکائت پر انکوائری کا حکم دے سکتا ہے یا متعلقہ ادارے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ مطلوبہ معلومات درخواست دہندہ کو فراہم کرے۔

(ب) دفعہ 13 کے تحت مفادِ عامہ کا تعین کر سکتا ہے۔

(ج) اس قانون کے عملدرآمد میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اقدامات کر سکتا ہے۔

(2)۔ کمیشن کسی بھی شکایت پر اس کی وصولی کی تاریخ سے تیس (30) دن یا ٹھوس وجوہات (جنہیں ریکارڈ میں لانا ضروری ہوگا) کی بنیاد پر ساٹھ (60) دن کے اندر فیصلہ کرے گا۔

(3)۔ کمیشن حسبِ ذیل طریقے سے دیوانی عدالت کے اختیارات استعمال کر سکتا ہے؛

(ا) سمن جاری کر کے فریقین کو حاضر ہونے، حلفاً زبانی یا تحریری شہادت دینے اور دستاویزات یا معلومات پیش کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

(ب) معلومات کی جانچ پڑتال کر سکتا ہے۔

(ج) حلفیہ بیان پر شہادت حاصل کر سکتا ہے۔

(د) کسی بھی دفتر سے کسی بھی قسم کی معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

(ر) گواہی یا دستاویزات کے لئے سمن جاری کر سکتا ہے۔

(4)۔ کسی بھی شکایت کی تحقیقات کے دوران کمیشن یا اس کا مجاز نمائندہ کسی بھی قسم کی معلومات کا موقع پر معائنہ کر سکتا ہے۔

(5)۔ کمیشن اس قانون پر عملدرآمد کو آسان بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات بروئے کار لا سکتا ہے؛

(ا) معلومات تک رسائی کے حوالے سے انتظامی امور، نشرواشاعت اور تشہیر کو یقینی بنانے کے لئے سرکاری اداروں کو ہدایات۔

(ب) معلومات تک رسائی کے لئے طریقہ کار کی وضاحت۔

(ج) قانون کے نفاذ کے لئے معاون قواعد وضوابط بنانے کے لئے حکومت کو تجاویز اور معاونت۔

(ر) قانون کے موثر نفاذ کے لئے سرکاری اداروں کو تکنیکی و عمومی معاونت۔

(س) پبلک انفارمیشن افسروں کے لئے تربیت کا اہتمام۔

(ص) عوام میں قانون اور اسکے قواعد وضوابط کے حوالے سے وسیع پیمانے پر آگاہی مہم کا اہتمام۔

(ط) قانون کے حوالے سے انفارمیشن ویب پورٹل کا قیام۔

(ظ) عام درخواست دہندہ کے لئے انگریزی اور اردو زبان میں عام فہم User Hand Book کی تیاری۔

(ع) پبلک انفارمیشن افسروں کے استعمال کے لئے راہنما اصولوں (Guidelines) کی تیاری۔

(6)۔ کمیشن کی یہ بھی ذمہ داری ہوگی کہ وہ مالی سال کے دوران اس قانون پر عملدرآمد اور کارکردگی پر مبنی سالانہ رپورٹ تیار کرے اور ہر سال 31 اگست تک حکومت کو بھجوائے۔ حکومت یہ رپورٹ پنجاب اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔

(7)۔ کمیشن کی مرتب کردہ سالانہ رپورٹ میں درج ذیل امور کا ذکر ہوگا؛

(ا) معلومات تک رسائی کے قانون، قواعد وضوابط اور طریق کار کی تازہ ترین صورتحال۔

(ب) معلومات تک رسائی کے قانون پر عملدرآمد کی پیش رفت کا جائزہ۔ اس میں ہر ضلع اور محکمہ میں موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد اور ان پر عملدرآمد کی صورتحال واضح ہو۔

(ج) قانون کے نفاذ میں پیش آنے والی رکاوٹوں کا تذکرہ اور

(د) بجٹ، اخراجات اور دیگر انتظامی امور کی وضاحت۔

7۔ پبلک انفارمیشن افسروں کا تقرر

(1)۔ ہر سرکاری ادارہ اس قانون کے اجراء سے ساٹھ (60) دن کے اندر اندر اپنے اور اپنے ذیلی دفاتر میں حسبِ ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ پبلک انفارمیشن افسران کی تقرری کا نوٹیفکیشن جاری کرے گا۔

(2)۔ پبلک انفارمیشن افسر عام شہری کو درخواست دینے پر مطلوبہ معلومات فراہم کرے گا یا اس مقصد کے لئے تفویض کردہ دیگر فرائض سرانجام دے گا۔

(3)۔ پی آئی او اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے دیگر کسی سرکاری افسر یا اہلکار کی خدمات بھی حاصل کر سکتا ہے۔

(4)۔ جس افسر کی خدمات پی آئی او حاصل کرے گا وہ اسے تمام معاونت فراہم کرے گا۔ یہ معاون افسر بھی پبلک انفارمیشن آفیسر کہلائے گا۔

8۔ معلومات کا نظم ونسق اور درجہ بندی

(1)۔ اس قانون کی دفعات کے تحت ہر ادارہ عوام کے لئے درکار معلومات کو اس طرح ترتیب دے گا کہ ان تک عوام کی رسائی آسان ہو۔

(2)۔ ہر ادارہ انفارمیشن کمیشن کے طے کردہ طریق کار کے مطابق اور مخصوص کیٹیگری کی معلومات کے لئے مخصوص وقت میں ان معلومات کو اس طرح کمپیوٹرائزڈ یا الیکٹرانک شکل میں ترتیب دے گا کہ؛

(1) وہ درخواست دہندہ کو بآسانی مل سکیں اور

(2) بآسانی مجاز الیکٹرانک شکل میں بھی دستیاب ہوں۔

9۔ سالانہ رپورٹ

ہر ادارہ یا دفتر ہر سال 31 اگست تک اس قانون پر گذشتہ سال کے دوران عملدرآمد اور کارکردگی کے حوالے سے الیکٹرانک یا دیگر شکل میں سالانہ رپورٹ شائع کرے گا جو بلا قیمت یا مناسب قیمت پر عوام کو دستیاب ہوگی۔

10۔ درخواست دینے کا طریقہ

(1)۔ درخواست دہندہ ایک مقررہ فارم پر یا ہاتھ سے لکھ کر درخواست پر مطلوبہ معلومات، محکمہ یا دفتر کا نام اور دیگر تفصیل کا اندراج کرے گا۔ پھر مقررہ فیس (اگر کوئی ہو تو) کی ادائیگی کے بعد متعلقہ پبلک انفارمیشن آفیسر کو جمع کرائے گا جو اسے درخواست کی رسید وصولی جاری کرے گا۔

(2)۔ بلا قیمت یا معمولی قیمت پر اور شائع شدہ یا الیکٹرانک شکل میں مقررہ درخواست فارم کی عام فراہمی ہر سرکاری دفتر کی ذمہ داری ہوگی۔

(3)۔ درخواست دہندہ یہ بتانے کا پابند نہیں ہوگا کہ اسے مطلوبہ معلومات کس مقصد کے لئے درکار ہیں؟ درخواست پر صرف درکار معلومات کی تفصیل لکھنا ہی کافی ہوگا۔

(4)۔ جہاں کسی درخواست دہندہ کو بوجہ ناخواندگی یا معذوری درخواست لکھنے میں دشواری ہوگی وہاں پی آئی او اس کی معاونت کرے گا۔

(5)۔ اگر کوئی درخواست دہندہ کسی مخصوص معلومات بشمول فزیکل کاپی، الیکٹرانک کاپی یا کسی دستاویز کا خود معائنہ کرنا چاہتا ہو تو پبلک باڈی اسے یہ رسائی اس طرح دے گی کہ دستاویز کو نقصان بھی نہ پہنچے اور معلومات کی فراہمی کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔

(6)۔ پی آئی او کمیشن کی مقرر کردہ فیس کے علاوہ درخواست دہندہ سے کوئی فیس وصول نہیں کرے گا۔

(7)۔ جتنی جلدی ممکن ہو یا زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے اندر تصدیق شدہ معلومات فراہم کرنے کا پابند ہوگا۔ چونکہ بعض اوقات بہت زیادہ ریکارڈ میں سے معلومات تلاش کرنے یا فریق سوئم یا کسی دیگر سرکاری دفتر سے رابطہ کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے ایسے غیر معمولی حالات میں وہ مزید چودہ دن کی مہلت حاصل کر سکتا ہے۔ تاہم اگر کوئی معلومات یا ریکارڈ کسی کی زندگی یا رہائی سے متعلق ہو تو وہ دو دن میں فراہم کرنا ضروری ہوگا۔

(8)۔ جہاں پی آئی او معلومات فراہم نہ کرنے کا فیصلہ کرے گا وہاں وہ مناسب وجوہات بیان کرے گا اور درخواست دہندہ کو تحریری طور پر آگاہ کرے گا اور یہ بتائے گا کہ وہ اس انکاری فیصلہ کے خلاف محکمانہ نظر ثانی کی درخواست یا شکائت درج کرا سکتا ہے۔

(9)۔ معلومات کا فارم، کاپی یا کوئی بھی سرکاری ریکارڈ جو درخواست دہندہ کو ذیلی شق نمبر 1 کے تحت فراہم کی جائے گی اس کے نچلے حصے پر پی آئی او اس امر کا سرٹیفکیٹ دے گا کہ یہ معلومات یا نقل درست ہے۔ اس پر پی آئی او اپنی مہر کے ساتھ دستخط کرے گا اور تاریخ کا اندراج بھی کرے گا۔

11۔ درخواست کی منتقلی

(1)۔ اگر پبلک انفارمیشن آفیسر کے علاوہ کوئی اور ملازم درخواست دہندہ سے درخواست وصول کرے گا تو وہ ملازم وہ درخواست پبلک انفارمیشن کے حوالے کر کے اس کی اطلاع درخواست دہندہ کو بھی دے گا۔ پی آئی او اس درخواست پر شق نمبر 10 کے تحت حسبِ ضابطہ کارروائی کرے گا۔

(2)۔ اگر مطلوبہ معلومات (جزوی یا مکمل) اس دفتر میں میں دستیاب نہ ہوں جہاں درخواست دی گئی ہے تو پی آئی او سات دن کے اندر وہ درخواست متعلقہ محکمے یا دفتر کو بھجوائے گا جہاں وہ معلومات (جزوی یا مکمل طور پر) دستیاب ہونگی اور اسکی اطلاع درخواست دہندہ کو تحریری طور پر دے گا۔

(3)۔ اگر مذکورہ پبلک انفارمیشن آفیسر کو یہ نہیں معلوم کہ مطلوبہ معلومات (جزوی یا مکمل طور پر) کہاں دستیاب ہوں گی تو وہ درخواست دہندہ کو آگاہ کرے گا کہ اس کی مطلوبہ معلومات (جزوی یا مکمل طور پر) اس کے پاس نہیں ہیں۔

(4)۔ ذیلی شق نمبر 2 کے تحت دوسرے پی آئی او کو منتقل کی گئی درخواست پر متعلقہ پی آئی او حسبِ ضابطہ شق نمبر 10 کے تحت عملدرآمد کرے گا۔

12۔ محکمانہ نظرِ ثانی

(1)۔ اگر کوئی درخواست دہندہ معلومات کی فراہمی سے انکار کی صورت میں کمیشن کو شکایت نہیں درج کراتا تو وہ متعلقہ ادارے کے سربراہ کو پی آئی او کے فیصلے پر نظرِ ثانی کی درخواست درج ذیل کسی بنیاد و بنیادوں پر دے سکتا ہے؛

(ا) اگر پی آئی او نے قانون کی کسی دفعہ/دفعات پر عمل نہ کیا ہو نیز مقررہ مدت میں اپنے فیصلے سے درخواست دہندہ کو آگاہ نہ کیا ہو، یا

(ب) قانون کے اطلاق کے دوران پی آئی او کا بے جا رویہ۔

(ج) قانون کے تحت نامکمل، گمراہ کن یا غلط معلومات کی فراہمی۔

(د) معلومات تک رسائی کے حوالے سے کوئی اور معاملہ۔

(2)۔ کوئی درخواست دہندہ فیصلہ سے آگاہ کرنے کی تاریخ سے ساٹھ دن کے اندر یا مقررہ مدت میں معلومات کی فراہمی میں ناکامی پر ذیلی شق نمبر 1 کے تحت پی آئی او کے فیصلہ کے خلاف داد رسی کے لئے تحریری درخواست دے گا۔

(3)۔ جس مجاز افسر کو محکمانہ نظرِ ثانی کے لئے درخواست دی جائے گی وہ پی آئی او کے اختیارات استعمال کرنے کا مجاز ہوگا اور درخواست کی وصولی سے چودہ دن کے اندر؛

(ا) سابقہ فیصلے کی توثیق کرے گا اسے تبدیل کر دے گا یا اس فیصلے کو کالعدم قرار دے گا۔

(ب) درخواست دہندہ کے لئے کیے گئے فیصلے کا بمعہ وجوہات نوٹیفکیشن جاری کرے گا، اور

(ج) اگر پی آئی او کی فرائض سے غفلت نظر آئے تو اس کے لئے محکمانہ کارروائی کا حکم دیا جائے گا۔

13۔ مستثنیات

(1)۔ اگر مطلوبہ معلومات سے درج ذیل امور کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو تو پی آئی او ایسی معلومات کی فراہمی سے انکار کر سکتا ہے؛

(ا) پاکستان کا قومی دفاع، سلامتی، امنِ عامہ یا کسی دیگر ملک سے پاکستان کے بین الاقوامی تعلقات۔

(ب) کسی شہری کی قانونی نجی زندگی جب تک کہ وہ خود ایسی معلومات افشاء کرنے پر رضامند ہو۔

(ج) ادارے کی قانونی طور پر تحفظ یافتہ معلومات یا قواعد و ضوابط جن کی وجہ سے اعتماد کی فضا مجروح ہو۔

(د) متعلقہ ادارے یا اس سے وابستہ کسی فریقِ سوئم کے جائز کاروباری مفادات بشمول انٹیلیکچوئل پراپرٹی رائٹ۔

(ر) کسی فرد کی زندگی، صحت یا سلامتی۔

(س) انسدادِ جرائم یا فراہمی انصاف کا عمل۔

(ص) معیشت کو چلانے کی حکومتی صلاحیت۔

(ط) حکومت کی موثر پالیسی سازی یا کسی پالیسی کی کامیابی چاہے وہ قبل از وقت معلومات کے افشاء کی بدولت ہو یا معلومات کے عدم افشاء کی وجہ سے۔

(2)۔ اگر کمیشن یہ سمجھے کہ ایسی معلومات کے افشاء سے ذیلی شق نمبر 1 میں درج مفادات متاثر ہونے کا خدشہ نہیں ہے تو وہ پی آئی او کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حسبِ ضابطہ معلومات فراہم کرے۔

(3)۔ جہاں کسی دستاویز کا کوئی جزو ذیلی شق نمبر 1 کی مستثنیات سے ہٹ کر ہو اور اسے الگ بھی کیا جا سکتا ہو تو کمیشن اس جزو کے افشاء کا حکم دے سکتا ہے۔

(4)۔ جہاں پی آئی او معلومات کی فراہمی سے انکار کرے گا وہاں وہ درخواست دہندہ کو شق نمبر 10 میں مخصوص کی گئی مقررہ مدت میں درج ذیل تفصیلات کے ساتھ اطلاع دے گا:

(ا) وجوہات جن کی بنیاد پر معلومات تک رسائی کی درخواست مسترد کی گئی۔

(ب) محکمانہ نظرِ ثانی یا اپیل کا طریقہ کار اور

(ج) افسر کا نام اور عہدہ جہاں سے مطلوبہ معلومات یا ان کا کوئی جز ول سکتا ہے۔

(5)۔ شق ہٰذا یا اس کی ذیلی شق نمبر 1 میں شامل ہونے کے باوجود اگر یہ معلومات پچاس (50) سال پرانی ہیں تو درخواست دینے پر پی آئی او ایسی معلومات فراہم کر سکتا ہے تاہم کمیشن کو مخصوص حالات میں پچاس (50) سال کی مدت کو مزید بیس (50) سال تک بڑھانے کا اختیار حاصل ہے۔

14۔ فنڈز کی فراہمی

حکومت انفارمیشن کمیشن کو اپنا سیکریٹریٹ قائم کرنے مطلوبہ سٹاف کی بھرتی اور عوام، سرکاری ملازمین اور سول سوسائٹی کے اندر اس قانون سے آگاہی مہم چلانے کے لئے مناسب فنڈز فراہم کرے گی۔

15۔ پبلک انفارمیشن افسر کے لئے سزا

اگر کوئی پی آئی او کسی ٹھوس وجہ کے بغیر درخواست وصول کرنے اور مقررہ مدت تک معلومات کی فراہمی سے انکار کرے، جان بوجھ کر غلط، نامکمل یا گمراہ کن معلومات فراہم کرے تو پی آئی او کو دفاع کا مناسب موقع دینے کے بعد کمیشن اسکی غفلت ثابت ہونے پر مقررہ مدت سے زائد فی یوم دو دن کی تنخواہ کے حساب سے جرمانہ کر سکتا ہے یا یکمشت پچاس ہزار روپے جرمانہ سنا سکتا ہے۔

16۔ قابلِ سزا جرم

اگر کوئی فرد ایسی معلومات جن کے حصول کے لئے کسی نے درخواست دے رکھی ہو یا ان کا تعلق کسی شکائت یا نظرِ ثانی کی درخواست سے ہو دانستہ طور پر تباہ کر دے یا قانونِ ہٰذا کے تحت ان کے افشاء کو روک دے تو دیگر مروجہ قوانین کے علاوہ اس قانون کے تحت وہ زیادہ سے زیادہ دو سال تک قید یا کم از کم دس ہزار روپے جرمانہ یا دونوں کا سزاوار ہو گا۔

17۔ جُرم کا قابلِ دست اندازی ہونا

کوئی عدالت اُس وقت تک اس قانون کی خلاف ورزی پر دفعہ نمبر 16 کے تحت جرم کے خلاف کارروائی نہیں کر سکے گی جب تک کہ اسے تحریری طور پر درخواست نہ دی جائے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ کمیشن یا اس کے مجاز نمائندے نے قبل ازیں اسے جرم قرار دیکر اس کے خلاف کارروائی کی اجازت بھی دی ہو۔

18۔ مانع داری دعویٰ (Bar of Suits etc)

کوئی عدالت اس وقت تک اس قانون کے تحت کئے گئے کسی فیصلے پر اعتراض نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی فیصلے کے خلاف درخواست یا مقدمے کی سماعت کر سکتی ہے جب تک کہ قواعد کے مطابق اس پر محکمانہ نظرِ ثانی یا کمیشن کے پاس کی گئی شکائت پر کارروائی نہیں ہو جاتی۔

19۔ قواعد وضع کرنے کے اختیارات

(1)۔ حکومت انفارمیشن کمیشن کے مشورے سے اور سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اس قانون پر عملدرآمد کے قواعد وضوابط تشکیل دے گی۔

(2)۔ یہ قواعد وضوابط اس قانون کی درج ذیل شقوں کی تشریح کرنے میں معاون ثابت ہوں گے؛

(ا) معلومات کی ترتیب، نظم ونسق، درجہ بندی، محفوظ کرنے اور الیکٹرانک شکل میں انہیں شائع کرنے کا طریقہء کار۔

(ب) درخواست فارم پُر کرنے اور معلومات کی فراہمی کے لئے فیس کے تعین کا طریقہء کار۔

(ج) محکمانہ نظرِ ثانی کا طریقہء کار

(د) سالانہ رپورٹ کی تیاری اور اشاعت کا طریقہء کار

(ر) پبلک انفارمیشن افسر یا دیگر اہلکاروں کے تقرر اور انکے فرائض و ذمہ داریوں کے تعین کا طریقہء کار

(س) کمشنر کی برطرفی کا طریقہء کار بمعہ مس کنڈکٹ کی تشریح۔

(ص) کمیشن اور اس کے سیکریٹریٹ سے متعلقہ مالیاتی امور، بجٹ اور سٹاف کی بھرتی کا طریقہء کار

(ط) کمشنروں کی ذمہ داریوں کا تعین، فیصلہ سازی، کورم کے لوازمات اور ایک یا ایک سے زیادہ کمشنروں کی عدم دستیابی کی صورت میں کارروائی چلانے کا طریقہء کار۔

(ع) سزائیں یا جرمانے عائد کرنیکا طریقہء کار، اور

(ف) قانون ہٰذا کے تحت ذمہ داریاں نبھانے کے لئے اداروں کے لئے دیگر کسی بھی قسم کی فیس کے تعین کا طریقہء کار

20 ۔ ضوابط کی تشکیل کے اختیارات

قانون ہٰذا کے قواعد اور دیگر شقوں کی روشنی میں انفارمیشن کمیشن بذریعہ نوٹیفکیشن ایسے ضوابط تشکیل دینے کے اختیارات رکھتا ہے جو قانون پر عملدرآمد اور اسے نتیجہ خیز بنانے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

21۔ رکاوٹیں دور کرنے کے اختیارات

اگر قانون کے نفاذ کے دوران کسی قسم کی رکاوٹیں یا مسائل پیدا ہوتے ہیں تو حسبِ ضرورت حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے ایسے ضوابط تشکیل دے سکتی ہے جو قانون کی کسی دفعہ سے متصادم نہ ہوں۔

22۔ تشریح

معلومات تک رسائی کے قانون ہٰذا کے موثر نفاذ اور عوام کو بآسانی، جلد اور کم از کم لاگت پر مطلوبہ معلومات فراہم کرنے اور معلومات کو از خود افشاء کرنے کے لئے جہاں ضرورت ہوگی وہاں قانون ہٰذا اور اسکے قواعد وضوابط کی تشریح کی جاسکے گی۔

23۔ تلافی، تاوان یا نقصان کی ضمانت (Indemnity)

قانون ہٰذا یا اس کے قواعد وضوابط کے تحت کسی بھی فرد کے خلاف کوئی دعویٰ، استغاثہ، درخواست، پیروی یا دیگر قانونی کارروائی بدنیتی کی بنیاد پر نہیں کی جاسکے گی۔

24۔ قانون کی برتری

(1)۔ اس قانون کو دیگر تمام متعلقہ قوانین کی تمام دفعات رشقوں پر سبقت یا برتری حاصل ہوگی۔

(2)۔ شق نمبر 13 میں دیا گیا کوئی بھی استثناء برتری کا حامل ہوگا اور معلومات تک رسائی کے کسی دیگر قانون میں موجود کسی قسم کے استثناء یا حد کی بنیاد پر اس قانون کے استثناء کا دائرہ وسیع نہیں کیا جاسکتا چاہے دوسرے قانون کی یہ شقیں قانون ہٰذا کی شق نمبر 13 میں بیان کردہ مستثنیات کی وضاحت بھی کریں۔

25۔ منسوخی

اس قانون کے نفاذ سے پنجاب کا شفافیت و معلومات تک رسائی کا آرڈیننس 2013ء منسوخ ہو گیا ہے۔

....